

آسمانی قوس قزح  
نمبر 3412  
ایک واعظ  
شائع شدہ: بروز جمعرات، 25 جون 1914  
واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
مقام: میٹرو پولیٹن ٹیبر نیکل، نیونگٹن

"اور عرش کے گرد ایک قوس قزح تھی جو زمرد کی مانند نظر آتی تھی۔"  
مکاشفہ 3:4

قوس قزح! "عرش کے گرد قوس قزح! میرا گمان ہے کہ یہ قوس قزح مکمل دائرہ تھی۔ دسویں باب میں رسول ہمیں بتاتا ہے کہ "اُس نے" ایک اور زور آور فرشتہ دیکھا جس کے سر پر قوس قزح تھی—"اور وہ شاید وہ نصف دائرہ نہ تھا جس کا ہم بارش اور دھوپ کے ایام میں آسمان پر مشاہدہ کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک مکمل حلقہ تھا۔

دو برس پہلے میں ہانڈیک کے گاؤں میں، جو گرمزل پاس کے سوئس حصہ میں ہے، ایک چھوٹے سے لکڑی کے پل پر کھڑا تھا اور نیچے گرجتے ہوئے چشمے کو دیکھ رہا تھا۔ آبشار جب بڑے بڑے پتھروں پر ٹوٹتی تو جھاگ اور چھینٹوں کے بادل اڑاتی۔ جب میں نیچے دیکھ رہا تھا تو سورج اُس پر چمکا اور میں نے قوس قزح دیکھی، جیسی میں نے زندگی میں صرف ایک اور موقع پر دیکھی تھی۔ یہ آبشار کے گرد مکمل دائرہ تھی، پھر اُس کے اندر ایک اور دائرہ، اور اُس کے اندر تیسرا—پہیہ در پہیہ، قوس قزح کے تمام خوشنما رنگوں سے مزین، نازک بنفشی سے لے کر جری سرخ تک۔ اس میں کوئی شک نہ تھا—یہ مکمل حلقے تھے جو چشمے کے گرد یوں لپٹے تھے جیسے نیلم، زمرد اور فروزی پتھروں کے بڑے بڑے پتے۔ وہ تین گنا دائرہ میری آنکھوں کے سامنے جگمگا رہا تھا۔ میں اس منظر پر حیران کھڑا تھا۔ تب یہی آیات میرے ذہن میں آئیں—"عرش کے گرد قوس قزح" اور "میں نے ایک زور آور فرشتہ دیکھا جس کے سر پر قوس قزح تھی۔"

مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کے سامنے بھی ایسا ہی منظر تھا—ایک قوس قزح جو عرش کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھی۔ اگر ایسا ہے تو میرا خیال ہے کہ میں نے جا قیاس نہیں کر رہا جب اس سے ایک سبق اخذ کرتا ہوں۔ اس دنیا میں ہم فقط دیکھتے ہیں—اور صرف دیکھ سکتے ہیں—خُدا کے فضل کے ابدی عہد کا آدھا حصہ۔ اُس خدائی کاریگری کا ایک اوپر کو اُٹھتا ہوا قوس ہی ہم کو نظر آتا ہے۔ اُس کا دوسرا نیچے کا حصہ، جس پر یہ نظر آنے والا حصہ قائم ہے—یعنی خُدا کی ابدی مشیت، ارادہ، اور لانتہا اقتدار کا فیصلہ—ابھی ہماری نظر سے اوجھل ہے۔ ہم اُسے دیکھ نہیں سکتے، زمین اُسے ہماری نظر سے چھپا لیتی ہے۔ مگر جب ہم وہاں پہنچیں گے اور چیزوں کو ویسا دیکھیں گے جیسی وہ ہیں، اور ویسا جانیں گے جیسا کہ ہم جانے لگے ہیں، تب عہد ہمارے سامنے مکمل دائرہ کی مانند ظاہر ہوگا—ایک ہم ابنگ کل، نہ کوئی ٹوٹا ہوا حصہ، نہ کوئی آدھی قوس، بلکہ دیوتا کی مانند دائمی، کامل اور ابدی۔

یہ مثال کے طور پر بھی درست ہو سکتا ہے، مگر حقیقت میں تو ضرور ایسا ہی ہوگا۔ جو ہم اب نہیں جانتے، اُسے بعد میں جانیں گے، اور شاید یہی علامت ہمیں یہ بتانے کو استعمال کی گئی ہے کہ اگرچہ ہم اب خُدا کے ظاہر کردہ جلال کو دیکھتے ہیں، لیکن اُس کی ابدی مشیت کو ہم فی الحال نہیں دیکھ سکتے، سوائے اس کے کہ ہم اُس کے عظیم نتائج سے کچھ اندازہ لگائیں۔

آہ! یہ سوچنا ہی کتنا مسرت انگیز ہے کہ ہم وہاں جائیں گے، اگر صرف اس لیے بھی کہ مسیح کو اور بہتر جان سکیں، الٰہی محبت کو زیادہ سمجھ سکیں، اور پرہیزگاری کے اس بھید کو زیادہ گہرائی سے پی سکیں جس کے وسیلہ سے خُدا مجسم ہوا۔ یقیناً اگر ہم نے تھوڑا ہی جانا ہے تو یہ تھوڑا علم بھی ہمیں زیادہ پیاسا بنا دیتا ہے، اور ہم اس وقت کے منتظر ہیں جب ہم اس پردہ کو اُتار دیں گے جو ہمیں رُوحانی حقیقتوں سے جُدا کرتا ہے، اور انہیں روبرو دیکھیں گے، انہیں میں دھندلے عکس کی مانند نہیں۔

—اب ان الفاظ پر غور کیجیے: "عرش کے گرد قوس قزح تھی۔" تین باتیں اس سے مترشح ہوتی ہیں  
اول: الٰہی اقتدار کبھی عہد کی حدود سے تجاوز نہیں کرتا بلکہ قوس قزح سے گھرا رہتا ہے، جیسے عرش کے گرد آتش کی دیوار ہو۔

دوم: چونکہ حکومت اقتدار سے پھوٹتی ہے، عرش ہمیشہ عہد کے مطابق ہی عمل کرتا ہے، اور یہو وہ جو کچھ کرتا ہے اُس میں عہد فضل کا لحاظ ہر وقت موجود ہے۔

سوم: عہد فضل میں غالب صفت فضل ہی ہے—"وہ زمرد کی مانند نظر آتی تھی"—یعنی انسانوں کے لیے محبت، شفقت اور رحم ہمیشہ اس عہد میں روشن و تاباں ہیں۔

—”پس اوّل ہم یہی دیکھتے ہیں: ”عرش کے گرد قوس قزح تھی

۱

الہی اقتدار کبھی عہد کی حدود سے آگے نہیں بڑھتا۔ :

عرش کے گرد قوس قزح تھی—گویا قوس قزح نے عرش کو گھیر رکھا تھا، اُسے کمر باندھ رکھی تھی، اُس کے چاروں طرف پٹا باندھ رکھا تھا۔ خُدا کی خودمختاری لازمی طور پر مطلق اور لامحدود ہے۔ اُس نے سب کچھ بنایا، اور چونکہ خُدا سے پہلے کچھ موجود نہ تھا، نہ اُس سے جدا کوئی ہستی تھی، پس اُسے پورا حق تھا کہ جو چاہے بنائے، اور جو کچھ اُس نے بنایا، اپنی مرضی اور خوشنودی کے مطابق بنائے۔ اور جب وہ بنا چکا، اُس کا حق ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ وہ اپنے ہاتھوں کی مخلوقات پر ہمیشہ کے لیے لامحدود اور مطلق قدرت رکھتا ہے۔ وہ اپنے لیے یہ حق جتاتا ہے: ”کیا کمہار کو مٹی پر اختیار نہیں کہ اُسی ”گوندھی ہوئی مٹی سے ایک برتن عزّت کے لیے اور دوسرا بے عزّتی کے لیے بنائے؟

خُدا کو یہ قدرت ہے کہ پیدا کرے، اور پھر اُس چیز کو اُس ہی مقصد کے لیے استعمال کرے جس کے لیے اُس نے اُسے پیدا کیا۔ ”کیا میں اپنے ہی مال کے ساتھ جو چاہوں نہ کروں؟“—یہ سوال قادر مطلق اپنے تمام مخلوق سے بجا طور پر کر سکتا ہے، جو جرات کرتے ہیں کہ اُسے اپنے عدل کے کٹہرے میں لائیں، گستاخی سے اُس کے فیصلے کو دوبارہ پرکھیں، اُس کے ہاتھ سے ترازو اور عصا چھین لیں، اور خود کو قدوس کے منصف بنائیں۔

جب کبھی لوگ کہیں، ”خُدا یہ کیسے کر سکتا ہے؟“ یا ”وہ ایسا کیوں کرے گا؟“ تو ہمیں بس یہی جواب کافی ہونا چاہیے: ”اے آدمی، تُو کون ہے جو خُدا سے تکرار کرتا ہے؟“ کیونکہ چاہے ہم مانیں یا نہ مانیں، خُدا نے فرمایا ہے اور وہ اُس پر قائم رہے گا—”جس پر میں رحم کروں گا اُس پر رحم کروں گا، اور جس پر ترس کھاؤں گا اُس پر ترس کھاؤں گا“۔ پس یہ نہ اُس پر ہے جو چاہتا ہے، نہ اُس پر جو دوڑتا ہے، بلکہ اُس خُدا پر ہے جو رحم کرتا ہے۔

مگر ایک سچائی کو ہمیشہ دوسری سچائی کے تعلق میں لینا چاہیے، اُسے اُس کے قدرتی رشتہ داروں سے الگ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ کتنی دلفریب بات ہے کہ خُدا اپنی مطلق خودمختاری میں کبھی اپنے کسی اور وصف کے خلاف کچھ نہیں کرتا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ کبھی عہد کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ عہد ہمیشہ خودمختاری کو گھیرے رہتا ہے اور اُس کی حد باندھتا ہے۔

خُدا، جہاں تک ہمارا تعلق ہے، اپنی ذات کے بارے میں دی ہوئی اپنی وحی سے بندھا ہوا ہے۔ اُس نے اپنی خوشنودی سے ہمیں بتایا ہے کہ وہ عادل ہے، اور یہ کہ وہ خُداوند خُدا رحیم و کریم ہے۔ چند الفاظ میں اُس نے اپنے بارے میں یہ خلاصہ فرمایا کہ ”خُدا محبت ہے“۔ جب کوئی شخص اپنے بارے میں کہے، ”مجھے اختیار ہے جو چاہوں کروں، مگر میں سخی بھی ہوں اور عادل بھی“، تو تمہیں یقین ہو گا کہ وہ اپنے اختیار کو اپنی ہی دی ہوئی گواہی کے مطابق استعمال کرے گا، اور اگر اُس نے اپنے کردار کا صحیح اندازہ لگایا ہے تو فیاضی کرے گا اور عزّت داری سے پیش آنے گا۔

پس یقین رکھو کہ خُدا کی خودمختاری کبھی یہ ثابت نہیں کرے گی کہ اُس نے اپنے آپ کو غلط پیش کیا ہے یا ہمیں دھوکا دیا ہے۔ جب وہ فرماتا ہے کہ وہ عادل ہے تو وہ کسی مخلوق کے ساتھ بے انصافی نہ کر سکتا ہے نہ کرے گا۔ خُدا نے کبھی کسی پر ناحق کوئی دکھ یا درد نازل نہیں کیا۔ خُدا نے کبھی کسی انسان پر لعنت نہ کی جب تک کہ اُس نے اپنے گناہ سے اُسے پورا اور کھلا حق نہ دیا ہو۔ کوئی جان محض خودمختاری سے جہنم میں نہیں ڈالی گئی۔ خُدا اپنے آپ سے مشورہ کرتا ہے، مگر کبھی ہوا و ہوس سے نہیں جھکتا۔

تو پھر وہ بدبخت مخلوق اس ہولناک عذاب میں کیسے پہنچتی ہے؟ گناہ گنہگار کو ہلاکت کی حالت میں لے آتا ہے، عدالت اُس کا حتمی انجام سناتی ہے، اور خودمختاری اُس فیصلے کو قائم رہنے دیتی ہے۔ اگر یہ اُس فیصلے کو بدلنے پر نہ اترے، تب بھی لعنت عدل ہی کی طرف سے سنائی جاتی ہے۔ یقین رکھ، اے انسان، چاہے تُو عقیدہ انتخاب کے خلاف کتنا ہی زور مار لے، تیرے پاس اس کے خلاف کوئی جائز وجہ نہیں۔ جو کچھ بھی یہ عقیدہ شامل کرتا ہے، خُدا کا تیرے ساتھ ایسا سلوک کرنا ضروری اور لازمی ہے جو کامل عدل پر مبنی ہو، یہاں تک کہ جب تُو ابدیت میں اُسے سمجھے گا تو تُو چپ ہو جائے گا اور ایک لفظ بھی اعتراض میں نہ بول سکے گا۔

مزید یہ کہ خُدا نے خود یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ محبت ہے، کہ وہ رحیم و کریم ہے، قبر میں دھیمہ اور شفقت میں کثیر ہے۔ پس جو کچھ بھی خودمختاری مقرر کرے، تُو یقین رکھ کہ وہ فیصلہ اُس حقیقت کے عین مطابق ہو گا کہ خُدا رحمت، فضل اور سچائی سے معمور ہے۔ بعض لوگ خُدا کے فیصلے کو ایک بڑے بیبت ناک دیو کی مانند اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ وہ ایک ہولناک تصویر کھینچتے ہیں گویا آسمان سے کلام کرنے والا چہرہ ہے رحم اور سخت دل ہے۔ مگر یہ تصویر تیری بگڑی ہوئی سوچ کی پیداوار ہے—یہ خُدا کا اپنا چہرہ نہیں، کیونکہ وہ فرماتا ہے: ”خُداوند خُدا فرماتا ہے، میری حیات کی قسم، مجھے اُس کی موت

میں خوشی نہیں جو مرتا ہے، بلکہ اس میں کہ وہ میری طرف رجوع کرے اور جیتا رہے۔" خُدا مذاق نہیں کرتا جب وہ کہتا ہے: "رجوع کرو، رجوع کرو، اے اسرائیل کے گھرانے! تم کیوں مرو؟"

یہ اُس کا سچا جذبہ ہے جب وہ گنہگار پر فریاد کرتا ہے جو خود کو ہلاک کر رہا ہے: "میں تجھے کیسے چھوڑ دوں؟... تجھے ادمہ کی مانند کیسے کر دوں؟ تجھے ضبونیہ کی مانند کیسے بنادوں؟ میرا دل میرے اندر پلٹ گیا، میرا رحم جوش میں آ گیا۔" خُدا گنہگار کی موت نہیں چاہتا بلکہ یہ کہ وہ اُس کی طرف رجوع کرے اور جیتا رہے۔ پس، اگرچہ وہ خودمختار ہے، پھر بھی وہ ہمیشہ کے لیے عادل اور رحیم ہے—اور ہمیں اس پر ایک پل کے لیے بھی شک نہیں کرنا چاہیے۔ قوس قزح، اُس کے فضل کے جلالی اوصاف کی قوس قزح، ہمیشہ عرش کو گھیرے رہتی ہے۔

اسی طرح یہ بھی یقینی ہے کہ خُدا کی خودمختاری اُس وعدے کے کبھی مخالف نہیں ہو سکتی جو اُس نے خود کیا ہے۔ خُدا کو یہ حق ہے کہ اپنی ملک کے ساتھ جو چاہے کرے، مگر جب وہ اپنی خودمختاری میں کوئی وعدہ کرتا ہے تو اگر وہ اُسے پورا نہ کرے تو وہ بے وفا ٹھہرے گا—اور یہ ممکن نہیں کہ وہ بے وفا ہو، کیونکہ اُس کا ایک بھی لفظ کبھی ناکام نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔ اُس نے ہمیشہ اپنے کلام کے ہر نقطہ اور ہر زیر و زبر تک کو سچ پایا ہے۔

کبھی کسی نے یہ نہ کہا کہ خُدا نے چپکے سے کہا ہو، اور یعقوب کی نسل سے کہا ہو، "میرا منہ ڈھونڈو بے فائدہ۔" اے وہ جو ابھی ایمان نہیں لایا، اس بات کو خوب یاد رکھ! جب بھی تُو خُدا کے کلام میں کوئی وعدہ پائے، تقدیر کا خیال تجھے اُس سے نہ ڈرائے۔ تقدیر کبھی وعدے کے برخلاف نہیں ہو سکتی۔ نہ انتخاب، نہ رد، نہ کوئی ایسا عقیدہ جو الہی خودمختاری کو ظاہر کرتا ہے، خُدا کے وعدے کو بے اثر کر سکتا ہے۔

یہ وعدہ لے لے: "جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔" اگر تُو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے، تو تیرے پاس خُدا کا کلام ہے—تُو نجات پائے گا۔ اس پر پورا یقین رکھ، یہ ثابت ہے۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں مگر یہ کلام تجھ سے نہ ٹلے گا۔ خُدا اپنا کلام تیرے ساتھ پورا کرے گا، اور آخری بولناک دن تُو پائے گا کہ چونکہ تُو ایمان لایا، خُدا نے تجھے نجات دی۔

یہ دوسرا لے: "جو کوئی خُداوند کا نام لے گا وہ نجات پائے گا۔" پس اگر تُو خُداوند کا نام لیتا ہے، یعنی دلی اور سچی دعا سے اُس کو پکارتا ہے، اور اپنی جان و دل سے اُسے اپنا سب کچھ مانتا ہے، جیسے قومیں اپنے دیوتاؤں کو پکارتی ہیں جب وہ اپنے آپ کو اُن کا پیروکار مانتی ہیں—اگر تُو ایسا کرتا ہے تو تُو نجات پائے گا۔

پس یاد رکھ کہ کوئی فرمان اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ تُو کہتا ہے، "اگر فرمان مجھے ہلاک کرے تو؟" اے انسان، اُس کا وعدہ ہی فرمان ہے۔ خُدا کا وعدہ اُس کی ابدی مشیت ہے جو تیرے لیے لکھ کر دے دی گئی ہے۔ ازل کا ارادہ وقت کی وحی کے خلاف نہیں، بلکہ وقت کی وحی تو بس اُس ہی کا نقل ہے جو خُدا نے بنائے جانے سے پہلے ہی طے کر لیا تھا۔

یہ وعدہ لے لے: "اُو، ہم باہم بحث کریں، اگرچہ تمہارے گناہ ارغوانی ہوں تو بھی برف کی مانند سفید ہو جائیں گے۔" اب، تیرے گناہ ارغوانی ہیں، مگر تُو تیار ہے کہ خُدا کے ساتھ بحث کرے، اور تُو پائے گا کہ جب وہ تیرے ساتھ بحث کرتا ہے تو کہتا ہے کہ تُو یسوع کے خون میں آرام پائے، اپنے گناہ چھوڑ دے، اور پورے طور پر مسیح پر بھروسا رکھ پس جب تُو ایسا کرتا ہے تو تیرے پاس خُدا کا کلام ہے کہ تیرے وہ ارغوانی گناہ "برف سے بھی زیادہ سفید" ہو جائیں گے۔ تب وہ لازمی طور پر ایسے ہی ہوں گے۔ کوئی نامعلوم بات اُس معلوم وعدے کو کالعدم نہیں کر سکتی۔

پھر یہ آیت سُن: "میں نے کبھی پوشیدہ طور سے نہیں کہا، نہ یعقوب کی نسل سے کہا، کہ تم مجھے بے فائدہ ڈھونڈو۔" خُدا نے کبھی تیرے پیٹھ پیچھے کچھ نہ کہا جو تیرے سامنے نہ کہا ہو۔ اُس نے فرمایا، "میرے پاس اُو، اور میں تمہیں آرام دوں گا۔" اُس نے فرمایا، "اے پیاسو! اُو اور پیو۔" اُس نے فرمایا، "جو کوئی چاہے وہ اُنے اور زندگی کا پانی مَجَاناً لے۔"

اُس پر اسرار دفتر میں، جسے کبھی کسی انسانی آنکھ نے نہ دیکھا، کوئی ایسی بات نہیں جو اُن سنہری وعدوں کے مخالف ہو جو خُدا کے کلام میں ہر ضرورت مند گنہگار کے سامنے جگمگاتے ہیں جو آتا ہے اور خُداوند پر بھروسا رکھتا ہے۔ عرش کے گرد قوس قزح ہے۔ خودمختاری کبھی وعدے کے دائرہ سے باہر نہیں نکلتی۔

اے خُدا کے فرزند! تیرا آسمانی باپ، اپنی خودمختاری میں، تجھ سے جو چاہے کر سکتا ہے، مگر وہ کبھی اپنی خودمختاری کو عہد کی حد سے باہر نہ نکلنے دے گا۔ بطور خودمختار، وہ تجھے رد کر سکتا تھا، مگر اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کبھی ایسا نہ کرے گا—اور وہ کبھی نہ کرے گا۔ بطور خودمختار، وہ تجھے ہلاک ہونے کے لیے چھوڑ سکتا تھا، مگر اُس نے کہا ہے، "میں تجھے نہ چھوڑوں گا اور نہ ترک کروں گا۔" بطور خودمختار، وہ تجھے تیری طاقت سے بڑھ کر آزمانے کی اجازت دے سکتا تھا، مگر اُس نے وعدہ کیا ہے کہ تجھے کوئی ایسی آزمائش نہ پیش آئے گی جو انسان کی برداشت سے باہر ہو، بلکہ وہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کرے گا۔

تیرے دل میں کبھی یہ سیاہ خیال نہ آئے کہ شاید وہ تیرے ساتھ بے قاعدگی سے پیش آئے گا۔ ایسا نہیں۔ وہ اپنا مقصد تیرے لیے پورا کرے گا، اور اُس مقصد کی بابت وہ پہلے ہی تجھے خبر دے چکا ہے، کہ تُو اُس کا ہے، اُس کا مُنہ بولا بیٹا، اور تُو اُس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے:

II

- دُنیا میں خُدا کی حکمرانی ہمیشہ عہدِ فضل کا لحاظ رکھتی ہے۔

یہ اُسی طرح بڑے معاملات میں ہے۔ اُس نے قوموں کی حدیں بنی اسرائیل کے فرزندوں کی گنتی کے موافق مقرر کیں۔ جب تم خدا کا کلام پڑھتے ہو تو مصر سامنے آتا ہے—آشور، بابل، یونان اور روم۔ لیکن یہ سب کیا ہیں؟ بس ایک پس منظر کی مانند۔ یہ آتے اور جاتے ہیں، اپنی دنیوی شان و شوکت کے باوجود محض ضمنی سامان ہیں۔ اصل اور مرکزی منظر ہمیشہ فضل کے انتخاب کا ہے—خدا کی اُمت کا۔ باقی سب تو محض خداوند کی اُمت کے لیے بل چلانے والے اور تاکبانی کرنے والے ہیں۔ کبھی یہ قومیں دایہ باپ کی مانند ہوتی ہیں، اور کبھی تیز چھڑی کی مانند؛ لیکن جو کچھ بھی ہوں، یہ سب صرف اوزار ہیں۔ بائبل اُن کو محض اُس مَعمار کے لیے مچان بتاتی ہے جو زندہ ہیکل کی تعمیر کے لیے کھڑا کیا جاتا ہے، جس میں خدا کی رحمت ظاہر ہو۔ جب کبھی تم نبوت کے بارے میں سنتے یا پڑھتے ہو تو یقین رکھو کہ الہام لُوئی نیولین یا کسی دنیوی بادشاہ کی بابت نہیں دیا گیا۔ نہ ہی پروشیا، روس یا فرانس کی تاریخ آسمانی مکاشفہ میں ظاہر کی گئی ہے۔ ساری کتاب اُس کی اُمت کے لیے لکھی گئی ہے—یہ ہمیں کلیسیا کی تاریخ دیتی ہے، کسی اور چیز کی نہیں۔

کتاب کو پڑھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس بات کو دل میں رکھو کہ خدا نے ہمیں آشور، بابل، یونان یا روم کے بارے میں اُن کی اپنی خاطر کچھ نہیں بتایا، بلکہ اِس لیے کہ اُن کا کلیسیا کی تاریخ سے تعلق پڑتا ہے۔ بس یہی، کیونکہ اُس نے یعقوب کو اپنے لیے چُنا اور اسرائیل کو اپنی خاص میراث بنایا۔

اے میرے بھائیو! میں یقین کرتا ہوں کہ جب بادشاہ اور حاکم اپنے مشورتی کمرے میں جمع ہو کر اپنی خواہشات کے مطابق منصوبہ بناتے ہیں، تو ایک مشیر—جسے وہ کبھی نہیں دیکھتے—اُن کی دُوریں ہلا رہا ہوتا ہے، اور وہ اُس کے کٹھ پتلی سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور جب لشکر صفِ آراء ہوتے ہیں، جب دُنیا انقلابوں سے ادھر ادھر ہلتی ہے، اور مضبوط ترین تخت بھی لرزتے ہیں جیسے سمندر میں کشتی، اُس وقت بھی ایک پوشیدہ قوت سب میں کام کر رہی ہوتی ہے۔ ان بڑے واقعات کا مقصد چُنی ہوئی نسل کو ظاہر کرنا، خریدی ہوئی جماعت کو نجات دینا، اور دُنیا کو اپنی طرف لوٹا کر خدا کے جلال کو ظاہر کرنا ہے۔

جب تم اخبار پڑھو تو اِس نظر سے پڑھو کہ تمہارا آسمانی باپ دُنیا کو اپنی اولاد کی بھلائی کے لیے کیسے چلا رہا ہے۔ باقی سب باتیں—چاہے تخت کا فیصلہ ہو، سیاسی مسئلے کا حل، یا کشتی کی دوڑ کا جیتنا—انتخابِ فضل کے معاملات کے مقابلے میں چھوٹی چیزیں ہیں۔ سب چیزیں بھلائی کے لیے گردش کر رہی ہیں اور تعاون کر رہی ہیں۔ وہ سب مل کر اُن کے لیے بھلائی پیدا کرتی ہیں جو خدا سے محبت رکھتے ہیں اور اُس کے فضل کے مقصد کے مطابق بُلانے گئے ہیں۔ ان کے ذریعے وہ فرشتوں اور رئیسوں کے سامنے اُزلی زمانوں تک اپنی گوناگوں حکمت کو ظاہر کرے گا۔

اور جیسے یہ بڑے معاملات میں ہے، ویسے ہی چھوٹے معاملات میں بھی ہے۔ تمہارے ذاتی حالات میں بھی خدا ہمیشہ عہد کو مدنظر رکھ کر حکومت کرتا ہے۔ تمہاری سخت ترین مصیبتیں بھی تمہاری بھلائی کے لیے ہی بھیجی جاتی ہیں، کیونکہ یہ عہد کی ایک شق ہے: ”یقیناً برکت دینے میں، میں تجھے برکت دوں گا۔“ جب تم سب سے بُرے حال میں ہو، حتیٰ کہ اگر وہ زندگی کے آخری لمحے ہوں، تم پاؤ گے کہ خدا نے پھر بھی عہد کی حدوں سے باہر قدم نہیں رکھا۔

سنو کہ داؤد نے اپنی بیماری کے بستر پر کیا کہا: ”اگرچہ میرا گھر خدا کے ساتھ ایسا نہیں، تو بھی“—اے کیسا فضل بھرا ”تو بھی!“—”تو بھی اُس نے مجھ سے ایک ابدی عہد باندھا ہے، جو سب باتوں میں ٹھیک اور یقینی ہے۔“ تم نے اپنا مال کھو دیا ہے، دُنیا میں گر جانا تمہارے لیے سخت صدمہ ہے، لیکن یہ ہمیشہ سے عہد میں تھا۔ کیا تم نے نہیں پڑھا؟ ”دُنیا میں تم کو مصیبت“ ہوگی، مگر دلیر رہو، میں نے دُنیا پر غلبہ پایا ہے۔

حال ہی میں جب تم دعا میں گئے تو تمہیں زیادہ تسلی نہ ملی، اور جب تم نے خدا کا کلام پڑھا تو وہ تمہارے لیے روشنی کی بجائے تاریکی سا لگا۔ خیر، یہ بھی عہد میں ہے۔ کیا میں نے تمہیں نہیں پڑھ کر سنایا؟ ”جن سے میں محبت رکھتا ہوں اُن کو“ ملامت کرتا اور تربیت دیتا ہوں، پس جوش میں آ اور توبہ کر۔

شاید تم نے رُجوع سے مُنہ موڑا ہے۔ یہ افسوسناک ہے، اور اب تم نے اپنی خوشی کا بڑا حصہ کھو دیا ہے اور تم بہت دل شکستہ ہو۔ لیکن کیا تم نے نہیں پڑھا؟ ”دل کا برگشتہ اپنی ہی راہوں سے سیر ہوگا؟“ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ یہ بھی دراصل خدا کا وعدہ

ہے؟ ”اگر اُس کے بیٹے میری شریعت کو توڑیں، تو میں اُن کے گناہوں کو چھڑی سے سزا دوں گا، تو بھی میں اپنا عہد اُس سے نہ توڑوں گا اور نہ اپنی شفقت کو منسوخ کروں گا۔“ جو کچھ تم اب پا رہے ہو وہ وہی ہے جو خدا نے تمہیں دینے کا وعدہ کیا تھا۔

ان باتوں کو خدا کی وفاداری کی علامت سمجھو۔ نوح کے ساتھ باندھے گئے عہد میں یہ لکھا ہے: ”بونے اور کاٹنے کا وقت، گرمی اور سردی کبھی ختم نہ ہوں گے۔“ آج برف پڑی ہے اور سخت سردی ہے، لیکن بھائیو، یہ بھی عہد میں تھا کہ سردی ختم نہ ہوگی۔ اور جب فصل اُٹے گی اور گرمی خوشی سے مسکرائے گی، تو ہم کہیں گے: ”کیسا بھلا خدا ہے، اور اپنے عہد کے لیے کس قدر وفادار ہے کہ اُس نے فصل اور گرمی دی!“ لیکن جب بیج ٹھنڈی زمین میں ڈالا جائے اور پالا اُسے ڈھانپ لے، تو اُس وقت بھی تمہیں خدا کی وفاداری کے لیے اُسی طرح شکرگزار ہونا چاہیے، کیونکہ یہ بھی وعدے کا ایک حصہ ہے۔ اگر وہ ایک حصہ پورا نہ کرتا تو تمہیں ڈر ہونا چاہیے کہ شاید وہ دوسرا بھی نہ پورا کرے۔

روحانی طور پر بھی ایسا ہی ہے۔ تمہاری مصیبتیں تمہارے لیے وعدہ کی گئی ہیں—”دنیا میں تم کو مصیبت ہوگی“—تمہارے پاس مصیبت ہے۔ ”جس سے وہ محبت رکھتا ہے اُسے وہ تربیت دیتا ہے“—تمہیں تربیت ملی ہے۔ پس شکر گزار رہو کہ تمہیں خدا کی وفاداری کا ایک اور ثبوت ملا ہے۔ تخت کے گرد قوس قزح ہے، اور چاہے تخت کیا حکم دے، اُس کا عصا کبھی عہد محبت کی حد سے باہر نہیں بڑھتا۔ خدا کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی اُمت کے ساتھ اُس رُوح کے خلاف عمل کرے جو اُن دو ناقابلِ تغیر باتوں میں سانس لیتی ہے، جن میں اُس کے لیے جھوٹ بولنا ناممکن ہے، اور جن کے ذریعے اُس نے اُن کو زور اور تسلی دی ہے جنہوں نے انجیل میں رکھی گئی اُمید کو پکڑنے کے لیے پناہ لی ہے۔

—تیسرا نکتہ یہ ہے کہ

### III

عہدِ فضل میں، جس کی نمائندگی اُس گول قوسِ قزح سے ہوتی ہے، محبت اور فضل ہمیشہ نمایاں رہتے ہیں۔

زمرد، جو اپنے سبز رنگ کے سبب پہچانا جاتا ہے، ہمیشہ سے اس سبز زمین اور اُن اُمور کی نمائندگی کرتا آیا ہے جو اس کے باشندگان سے تعلق رکھتے ہیں، اور اسے ہمیشہ رحمت کی علامت سمجھا گیا ہے۔ یہ ایک نرم و لطیف رنگ ہے، سب رنگوں میں سب سے زیادہ اُنکھ کو بھانے والا، کیونکہ اس کی روشنی کی لہر اُنکھ کے عصبِ بصارت کے لیے دیگر تمام رنگوں کی نسبت زیادہ موزوں پائی گئی ہے۔ گہرا سرخ اور اس جیسے تیز و شوخ رنگ، جو عدالت اور انتقام کی علامت ہیں، جلد ہی اُنکھ کو تباہ کر دیتے ہیں، اور سفید، جو پاکیزگی کی علامت ہے، بھی زیادہ دیر تک برداشت نہیں ہوتا۔

ہم میں سے جنہوں نے برف سے ڈھکے ہوئے بلند پہاڑ عبور کیے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ برفانی اندھے پن کی اذیت کتنی سخت ہوتی ہے۔ اگر زمین ہمیشہ برف سے ڈھکی رہے اور اُنکھ کو کسی سبز منظر کا آرام نہ ملے، تو انسانی بصارت کا نظام جلد مضطرب ہو جائے۔ پس سبز رنگ انسان کے لیے موزوں ہے، اور یہ خدا کی بنی نوع انسان پر رحمت، شفقت اور مہربانی کی نمائندگی کرتا ہے۔

پس جب کبھی تم عہد کو پڑھو، اسے زمرد کی روشنی میں پڑھو۔ میں نے کبھی کبھی سوچا ہے کہ میرے بعض بھائی اسے کسی اور رنگ میں پڑھتے ہیں۔ میں نے ایسی دعائیں سنی ہیں، جنہیں اگر صاف الفاظ میں ڈھالا جائے، تو یوں ہوں گی: ”اے خداوند! ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ ہم برگزیدہ ہیں۔ ہم تیری تمجید کرتے ہیں کہ ہم عہد میں ہیں۔ ہم تیرا نام مبارک کہتے ہیں کہ تُو“! گنہگاروں کو جہنم میں بھیجتا ہے، اُنہیں کاٹ ڈالتا اور ہلاک کرتا ہے، لیکن ہم بچا لیے گئے ہیں

میں نے ایسی دعاؤں میں بعض اوقات گنہگاروں کی ہلاکت پر ایک طرح کی خودپسندی محسوس کی ہے، بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ—میں نے بعض سخت گیر کلیسائی بھائیوں میں ایک ایسا جذبہ دیکھا ہے جو گویا کسی وحشی قبیلے کے خنجر یا کسی آدم خور کی تبسم آمیز خوشی جیسا ہو، جب وہ بنی نوع انسان کی تباہی پر لب چاٹتے ہوں۔ میں اس کے بارے میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ یہ ”زمینی، نفسانی اور شیطانی“ ہے۔

میں تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص، بالخصوص وہ جس میں مسیح کی روح ہو، بنی نوع انسان کی ہلاکت پر اُس احساس کے سوا کوئی اور جذبہ رکھے، جو مسیح کے دل میں تھا جب اُس نے یروشلم پر رو کر کہا: ”میں نے کتنی بار چاہا کہ جیسے“! ”مر غی اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرتی ہے، میں بھی تجھے جمع کرتا

کسی کو یہ گمان نہ ہونے پائے کہ کلیسائی تعلیم، انسانیت عامہ سے دشمنی کی روح رکھتی ہے۔ ایسا پرگز نہیں۔ یہ دراصل گیلون اور آگسٹین اور رسول پولس کی تعلیمات کا بگاڑ اور مسخ شدہ روپ ہے، اور ہمارے آقا کی منادی کا بھی، کہ ہمیں اس طرح پیش کیا جائے جیسے ہم انسانوں کی بربادی میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اے میرے بھائیو! جب میں نے یہ سنا کہ آخر کار بجائے جانے والوں کی تعداد بہت کم ہو گی، تو میں نے سوچا کہ ضرور اُن کے خدا کے تخت کے گرد جو قوس قزح ہے، وہ زمرد کی مانند نہ تھی بلکہ سُرخ رنگ کی تھی، جس میں غلبہ قہر کا تھا نہ کہ رحمت کا۔ مگر میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ آخر میں یہ ثابت ہو گا کہ آسمان میں اہل نجات کی تعداد اہل ہلاکت سے زیادہ ہو گی، کیونکہ جب عظیم اختتام آئے گا تو مسیح ہر بات میں اولیت رکھے گا۔

اب بلاشبہ تنگ راستہ ڈھونڈنے والے کم ہیں، اور ہلاکت کا دروازہ وسیع ہے اور اس میں داخل ہونے والے بہت۔ آج ہم اقلیت میں ہیں، لیکن جب میں اُن بے شمار معصوم بچوں کے لشکر کو دیکھتا ہوں جو اپنی ماؤں کی آغوش سے جلال میں پہنچے، جو حقیقی گناہ میں مبتلا نہ ہوئے، بلکہ قیمتی خون سے خریدے گئے، تو میں ایک عظیم انبوء دیکھتا ہوں جو مسیح کا ہے۔

اور جب میں اُس روشن زمانہ کی طرف نظر کرتا ہوں جب قومیں مسیح کے قدموں میں اُٹیں گی، اور دسپوں ہزار اور کروڑہا لوگ اُس کی حمد گائیں گے، آفتاب کے طلوع سے لے کر اُس کے غروب تک، تو میں خوش ہوتا ہوں کہ اُس وقت خداوند یسوع مسیح اپنی جان کی مشقت کا پھل دیکھے گا اور سیراب ہو گا—اور اُسے تھوڑا نہیں بلکہ بہت سیراب ہونا ہے۔

میں نے کبھی ایک نیک عالم کے ساتھ یہ بھی سوچا ہے کہ جب بادشاہ اپنی سلطنت کا اختتام کرے گا، تو اُس کی مخلوق میں قیدیوں کی تعداد اتنی کم ہو گی جتنی کسی نیک حکومت میں مجرموں کی آبادی کے مقابلہ میں ہوتی ہے۔ بہر حال، ہم یہی اُمید رکھیں۔ ہم اُس جگہ قطعی بات نہیں کہہ سکتے جہاں ہمیں قطعی وحی نہیں ملی، مگر یہ بات غور طلب ہے کہ کتاب مقدس میں ہمیشہ خدا کے فضل، رحمت، بھلائی اور شفقت کو نمایاں مقام دیا گیا ہے۔

یقیناً کتاب مقدس ہمیں یہ نہ بتاتی اگر یہ بات خدا کی عالمگیر تدبیر میں بھی یوں نہ ہوتی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس قوس قزح میں زمرد سب سے نمایاں ہو گا، اور فضل ”آسمان میں سب سے اوپر کا پتھر“ ہو گا، کیونکہ یہ ”حمد کے لائق ہے“۔

—اور اب، اے عزیز دوستو، آخر میں

#### IV

چند عملی باتیں عرض کرتا ہوں۔

اے عزیزو! میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اُس عہد کو پہچانو، جس کی علامت قوس قزح ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے اقرار کرنے والے نہیں جانتے کہ عہد کا مطلب کیا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض منبروں پر لفظ ”عہد“ شاذ و نادر ہی سنا جاتا ہے، یہاں تک کہ جماعت حقیقت میں نہیں جانتی کہ فضل کا عہد کیا ہے۔

پرانے اسکاچ علما اور ہمارے پیورٹن باپ دادا کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ دونوں عہد تمام الہی تعلیم کا مغز ہیں۔ جب کوئی شخص اعمال کے عہد کو صاف دیکھ لیتا ہے—کہ وہ آدم کے ساتھ باندھا گیا، ٹوٹا، اور اُس نے ہماری ہلاکت کو جنم دیا—اور پھر فضل کے اُس عہد کو پہچانتا ہے جو دوسرے آدم کے ساتھ باندھا گیا، جس کی تمام شرائط اُس نے پوری کیں، یہاں تک کہ وہ ہم سے ٹوٹ نہیں سکتا، اور اُس کے سب وعدے اُس کے ضامن ہونے اور ہماری طرف سے کفالت کرنے کے باعث اٹل ہو گئے—تو جو شخص ان دونوں حقیقتوں کو تھام لیتا ہے، وہ اُرمی نیائی نہیں رہ سکتا۔

یہ ناممکن ہے، بلکہ وہ لازماً اُن عظیم پرانی تعلیمات کے قریب رہے گا جنہیں ہم فضل کی تعلیمات کہتے ہیں۔ اگر کوئی مجھ سے کہے، ”ایک ایسی بات بتا جو مجھے انجیل کا سچا مُبشر بننے کے لیے سیکھنی چاہیے،“ تو میں کہوں گا، ”باجرہ کے عہد کو جو سینا پہاڑ پر عرب میں ہوا، سارہ کے اُس عہد سے تمیز دینا سیکھ—جو نئے یروشلم کا عہد ہے اور وعدہ پر قائم ہے—اعمال“ اور فضل کا امتیاز، قرض اور عطیہ کا فرق، شریعت کے اعمال اور خداوند ہمارے خدا کی کثرت رحمت میں تمیز کرنا سیکھ۔

اے کلیسیا کے نوجوانو! میں تم سے استدعا کرتا ہوں کہ اس موضوع پر کلام مقدس کو پڑھو، اور اپنے بزرگوں سے عہد کے معاملہ میں تعلیم لو۔ یہ نہایت اہم امر ہے، اس لیے میں اسے شدت سے تمہارے دلوں پر بٹھانا چاہتا ہوں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اُس طرح آسمان میں جاؤ جن کا ذکر مُنجی نے کیا، کہ وہ لنگڑے، یا لنگڑے اور کانے ہو کر زندگی میں داخل ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ جہالت کو دور کرنے کی جستجو کرو، کیونکہ ”جانکاری کے بغیر جان اچھی نہیں“۔ ان باتوں کو صاف طور پر سمجھو، تاکہ تسلی پاؤ، مضبوط ہو جاؤ، اور پاک ٹھہرو۔

اور اگر تم عہد کو سمجھتے ہو تو ہمیشہ اُس کا لحاظ رکھو۔ ایک شیریں دُعا ہے، ”اے خدا! اپنے عہد کا خیال کر۔“ ہم یہ دُعا خدا سے کرتے ہیں۔ وہ واقعی اپنے عہد کا لحاظ رکھتا ہے۔ اُس کے تخت کے گرد اُس کی علامت موجود ہے۔ وہ کسی سمت نہیں دیکھتا مگر اپنے عہد کے شیشے سے۔ وہ ہمیں، دنیا کو، اور سب چیزوں کو اُس قوس قزح کے پردے سے دیکھتا ہے جو تخت کے گرد ہے۔ وہ سب انسانی امور کو اُس عظیم درمیانی—عہد کے فرشتہ، خداوند یسوع—کے وسیلے سے دیکھتا ہے۔

پس جو کچھ تم خُدا سے چاہتے ہو، اور جو کچھ وہ کرتا ہے، اُسے تم بھی اپنے لیے کرو۔ عہد کا لحاظ رکھو۔ کیا تم عہد کے بارے میں سوچتے ہو؟ افسوس، کچھ لوگ مہینوں اُس پر غور نہیں کرتے، حالانکہ عہد اُسے بھائیو! ایک خزانہ ہے جو دولت سے بھرا ہوا ہے، ایک چشمہ ہے جو بلوریں ندیوں سے معمور ہے، وہ آسمان ہے جہاں سے مَنّا گرتا ہے، وہ چٹان ہے جہاں سے زندہ پانی نکلتا ہے۔ مسیح، جو ہمارے لیے عہد کا مغز ہے۔

زندگی میں عہد پر قائم رہو، اور موت کے وقت اپنے آخری الفاظ میں اُس کا ذکر کرو۔ اِس فضل کے عہد میں دن بھر مسرور رہو۔ اُن لذیذ لقموں پر جیو جو خُدا نے تمہارے لیے اِس میں ذخیرہ کیے ہیں۔ عہد! عہد! اپنے دل، اپنے خیال، اپنی نظر ہمیشہ اُسی پر جما رکھو۔

اور اے عہد سے تسلیٰ پانے والو! صرف یاد نہ کرو بلکہ اُس پر قبضہ کرو۔ تم خُدا کے ساتھ عہد میں ہو۔ مسیح پر ایمان رکھنے والے کے لیے یہ سوال ہی نہیں کہ آیا خُدا تمہیں سنبھالے گا، برکت دے گا، اور اپنا چہرہ تم پر چمکائے گا یا نہیں۔ وہ ضرور کرے گا۔ وہ اور کر ہی نہیں سکتا، کیونکہ اگرچہ وہ آزاد ہے، تو بھی اُس نے اپنے وعدہ اور اپنی قسم سے خود کو باندھ لیا ہے، اور اپنے آپ کو اُس قوس قزح کی حد میں رکھا ہے جس سے باہر وہ نہ جا سکتا ہے نہ جائے گا۔

پس اُس کے تخت پر عاجزی سے، مگر دلیری کے ساتھ آؤ۔ تم محض ایک عام سائل کی طرح نہیں آتے، بلکہ ایک وعدہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اُس شخص کی مانند آؤ جو بینک میں اپنے دستخط شدہ حوالہ کو لے کر جاتا ہے کہ آج اُس کی ادائیگی کا دن ہے۔ خُدا کے پاس یسوع کے نام کا حوالہ لے کر آؤ، اُسی دلیری کے ساتھ جو ایک بچہ اپنے باپ سے مانگتے وقت رکھتا ہے، جس نے بار بار دینے کا وعدہ کیا ہو۔

اور اگر یہ تسلیٰ تمہیں حاصل ہے تو کبھی خُدا کے بارے میں سخت خیالات کو جگہ نہ دو۔ یہ کہنا آسان ہے مگر عمل میں کٹھن ہے۔ جب کٹھالی کی آگ میں ڈالا جائے تو ایمان کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ جب خبر ملے کہ تمہارا پیارا جلد مرنے والا ہے، یا خود تم پر جان لیوا مرض آ پڑے۔ اُس وقت کہنا مشکل ہے، ”خُداوند زندہ ہے اور میری چٹان مبارک ہو،“ یا ”خُداوند نے دیا اور خُداوند نے لے لیا؛ خُداوند کا نام مبارک ہو۔“

داؤد کی یہ خوبی تھی کہ جب وہ کسی ماتمی مزمور کا آغاز کرتا، اور جانتا کہ وہ بہت آہ و فغاں کرے گا، تو پہلے ہی کہہ دیتا، ”یقیناً خُدا اسرائیل پر بھلا ہے۔“ یہ پہلا اصول ہے۔ اگرچہ میں اُلجھا ہوا ہوں اور میرے قدم پھسلنے کو ہیں، مگر یہ گواہی پہلے دیتا ہوں۔ یقیناً خُدا اسرائیل پر بھلا ہے!

پس اے جان! اِس کو اپنے دل میں لنگر کی مانند گاڑ دے۔ ہوا آئے، طوفان اُٹھے، آندھیاں چلیں۔ خُدا بھلا ہے، خُدا سچا ہے، خُدا اپنے عہد کو قائم رکھے گا۔ ہر تاریک اور تکلیف دہ لکیر اُس کی محبت کے مرکز پر ختم ہوتی ہے۔

اور اگر تم نے عہد کی شیرینی چکھی ہے، تو جب بھی اسرائیل کے کسی غریب فرزند سے ملو، اُسے بتاؤ؛ بلکہ سب کو سناؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے وہ کون ہے۔ شہد پانے والا کون ہے جو سب اکیلا کھا جائے؟ شامی کوڑھیوں کی مانند کہو، ”یہ دن خوشخبری کا ہے؛ اگر ہم یہاں ٹھہریں تو ہم پر مصیبت آئے گی۔“ خوشخبری کو عام کرو، تاکہ بہتوں کو آقا کے پاؤں تک لے آؤ، اُن کی نجات کا باعث بنو، اور اپنی بھی خوشی بڑھاؤ۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپریجن

مُکاشفہ 24-21:18، 10-1:19

مبارک ہے وہ جو اِس کتاب کی نبوت کو پڑھتا اور سمجھتا ہے۔

ہمیں یہ جاننے میں کچھ دشواری نہیں کہ یہ عظیم بابل کس شہر کی طرف اشارہ کرتا ہے، کیونکہ رُوم کی کلیسیا نے اپنی حکمت کے کمال میں یہ لقب اپنے لیے اختیار کر لیا ہے، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ پطرس رُوم کا پہلا اسقف تھا۔ وہ اِس آیت کا حوالہ دیتے ہیں، ”بابل میں جو کلیسیا ہے وہ تمہیں سلام کہتی ہے۔“ اور کہتے ہیں کہ یہ کلیسیا دراصل رُوم کی کلیسیا ہے۔ لہذا، رُوم ہی بابل ہے۔ اِس کے علاوہ، پورا اٹھارہواں باب ایسی تصویر کھینچتا ہے جو صرف اُسی پر صادق آ سکتی ہے، اور وہ ضرور اپنی انتہا کو پہنچے گی۔

مُکاشفہ 24-18:21

اور ایک زبردست فرشتہ نے ایک بڑے چمکی کے پاٹ کے مانند پتھر اُٹھا کر سمندر میں پھینکا اور کہا، ”یونہی شدت کے ساتھ وہ عظیم شہر بابل گرا دیا جائے گا اور پھر کبھی نہ پایا جائے گا۔ اور بریط نوازوں، اور سُر باندھنے والوں، اور بانسری بجانے والوں، اور نرسنگا پھونکنے والوں کی آواز تیرے اندر پھر کبھی نہ سنی جائے گی؛ اور کوئی دستکار، خواہ کسی ہنر کا ہو، تیرے اندر پھر کبھی نہ پایا جائے گا؛ اور چمکی کے پاٹ کی آواز تیرے اندر پھر کبھی نہ سنی جائے گی؛ اور چراغ کی روشنی

تیرے اندر پھر کبھی نہ چمکے گی؛ اور دلہا اور دلہن کی آواز تیرے اندر پھر کبھی نہ سنی جائے گی، کیونکہ تیرے سوداگر زمین کے بڑے لوگ تھے، اور تیری جادوگری سے سب قومیں گمراہ ہوئیں۔ اور تیرے اندر انبیاء اور مقدسین کا، اور زمین پر “قتل ہونے والوں سب کا خون پایا گیا۔

#### مکاشفہ 19:

##### 4-1

اور ان باتوں کے بعد میں نے آسمان میں ایک بڑی آواز سنی، جو کثیر جماعت کی تھی، کہتی تھی، ”ہلولیہ! نجات اور جلال اور عزت اور قدرت ہمارے خداوند خدا کی ہے، کیونکہ اُس کے فیصلے سچے اور راست ہیں، اِس لیے کہ اُس نے اُس بڑی حرام کار عورت کا انصاف کیا، جو اپنی زناکاری سے زمین کو بگاڑتی تھی، اور اپنے بندوں کے خون کا اُس کے ہاتھ سے انتقام لیا۔“ اور انہوں نے پھر کہا، ”ہلولیہ!“ اور اُس کا دھواں ابدالآباد اُٹھتا رہا۔ اور وہ چوبیس بزرگ اور چار جاندار گر پڑے اور اُس خدا کی “پرستش کرنے لگے، جو تخت پر بیٹھا ہے، کہتے ہوئے، ”امین! ہلولیہ

کیونکہ باطل کے اُس ہولناک نظام کا زوال سب مقدس رُوحوں کے لیے خوشی کا باعث ہے، اور خاص کر اُن کے لیے جو ابدی تخت کے قریب کھڑے ہیں۔

##### 6-5

اور تخت سے ایک آواز نکلی، جو کہتی تھی، ”تم سب خدا کے بندے، اور اے تم جو اُس سے ڈرتے ہو، چھوٹے اور بڑے، اُس کی حمد کرو۔“ اور میں نے گویا ایک بڑی جماعت کی آواز، اور بہت سے پانیوں کی آواز، اور زور کے بادلوں کی گرج جیسی “آواز سنی، جو کہہ رہے تھے، ”ہلولیہ! کیونکہ ہمارا خداوند خدا قادر مطلق سلطنت کرتا ہے۔

حرام کار کلیسیا ہٹا دی گئی، سچی کلیسیا جلوہ گر ہوئی، کامل پاکیزگی سے آراستہ، اپنی خوشی کی تکمیل اور اپنے مالک کے آخری مسرت کے لیے تیار۔

##### 10-7

ہم خوش ہوں اور شادمان رہیں، اور اُسے جلال دیں، کیونکہ برّہ کا نکاح آ پہنچا ہے، اور اُس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے۔ اور اُسے یہ بخشا گیا کہ وہ باریک اور صاف و سفید کتان کا لباس پہنے، کیونکہ باریک کتان مقدسوں کی راستبازی ہے۔“ اور اُس نے مجھ سے کہا، ”لکھ، مُبارک ہیں وہ جو برّہ کے نکاح کے عشائے پر بلائے گئے ہیں۔“ اور اُس نے مجھ سے کہا، ”یہ خدا کے سچے کلام ہیں۔“ اور میں اُس کے پاؤں پر گر پڑا کہ اُسے سجدہ کروں۔ مگر اُس نے مجھ سے کہا، ”خبردار! یہ مت کر؛ میں تیرا ہم خدمت اور تیرے اُن بھائیوں میں سے ہوں، جن کے پاس یسوع کی گواہی ہے۔ خدا کی پرستش کر، کیونکہ یسوع کی “گواہی ہی نبوت کی رُوح ہے۔

اگر یوحنا سے یہ خطا ہوئی کہ اُس نے اُس کے سامنے گر کر سجدہ کیا، تو یہ اِسی لیے کہ آسمان میں مقدس سب اپنے مالک کے شبیبہ ہیں؛ مگر یہ اچھا ہوا کہ یہ خطا فوراً درست کی گئی، کیونکہ فرشتوں یا مقدسوں کی عبادت ہر مقدس کے لیے ممنوع ہے۔ اور خدا کا کلام ہے، ”یہ مت کر۔“ کہا جاتا ہے کہ ہمیں اُن مقدس مردوں کو عزت دینی چاہیے جو اب خدا کے ساتھ ہیں، مگر سُن “لو — ”یہ مت کر۔

درحقیقت زمین پر بھی اِسی قسم کی بُت پرستی قائم رکھنے کی کوشش ہوتی ہے، کہ واعظ کو ایسے لباس میں ملبس کیا جاتا ہے جو اُسے جماعت سے ممتاز کرے، گویا وہ اُن سے بہتر یا مختلف ہے، حالانکہ وہ اُن کا ہم خدمت ہے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود، اُس آواز کو سُن لو جو کہتی ہے، ”یہ مت کر؛ میں تیرا ہم خدمت اور تیرے اُن بھائیوں میں سے ہوں جن کے پاس یسوع کی گواہی ہے۔ خدا کی پرستش کر، کیونکہ یسوع کی گواہی ہی نبوت کی رُوح ہے۔“